سوال

(599) میت کی طرف سے قربانی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا میت کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے ؟ اس سلسلے میں مسلم شریف کی ایک حدیث پیش کی جاتی ہے کہ آپ نے اپنے اہل اور آل اور امت محمدیہ کی طرف سے قربانی کی۔ اور اس کے علاوہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا عمل ظاہر کیا جاتا ہے کہ آپ نے دو دنبے ذبح کیے۔ صحابی یا تابعی کے پوچھنے پر آپ ﷺ نے فرمایا ایک میری طرف سے اور دوسرا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہے۔ اس حدیث سے میت کی طرف سے قربانی کا جواز نکالنا کیسا ہے ؟ اس کے علاوہ خطبہ حجۃ الوداع سے اقتباس بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری اگلی اور پچھلی امت کی طرف سے یہ قربانی پیش کر رہا ہوں۔ کیا حجۃ الوداع میں ایسے اقتباس ہیں ؟ اب مندرجہ بالا باتوں میں سائل کو کون سی راہ اختیار کرنی چاہیے ؟ کیا آپ ﷺ نے امت مسلمہ کو اس عمل کو جاری رکھنے کا حکم دیا ؟ کیا صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت کا یہ عمل رہا ہے ؟ کیا یہ آپ ﷺ کے لیے خاص ہے یا ہم بھی اس قربانی سے مستفید ہوسکتے ہیں ؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیجیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صحیح مسلم والی حدیث سے زندہ مراد ہیں پھر صحیح مسلم کے لفظ ہیں :

«وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ، ثُمَّ قَالَ : بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ، وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ ضَحّٰى بِهِ»

''اور آپ ﷺ نے مینڈھا پکڑا اور اس کو لٹایا پھر اس کو ذبح کیا پھر فرمایا اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ قبول فرما محمد ﷺ کی طرف سے اور آل محمد ﷺ کی طرف سے اور امۃ محمدیہ ﷺ کی طرف سے پھر قربانی کی ساتھ اس کے '' اس میں یہ نہیں آیا ''کہ آپ نے اپنے اہل اور آل اور امت محمدیہ کی طرف سے قربانی کی '' اس میں تو ذبح کے بعد اپنی، آل محمد اور امت محمد ﷺ کی طرف سے قبولیت کی دعا کا تذکرہ ہے۔

علی رضی اللہ عنہ کی اپنی اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دو دنبے قربانی کرنے والی روایات ثابت نہیں کیونکہ اس کی سند میں شریک نامی راوی کثرت خطا اور سوء حفظ کے باعث ضعیف ہیں اور ان کے شیخ ابو الحسناء مجہول ہیں۔

رہا خطبہ حجۃ الوداع کا اقتباس ''آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری اگلی اور پچھلی امت کی طرف سے یہ قربانی پیش کر رہا ہوں '' تو وہ مجھے ابھی تک نہیں ملا۔

رہے لفظ

«اَللّٰھُمَّ مِنکَ وَلکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ ‘‘ الخ اور لفظ ’’اَللّٰھُمَّ ہٰذَا عَنِّیْ وَ عَمَّنْ لَمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ»

تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں۔

آپ کے باقی تین چار سوال میت کی طرف سے قربانی کے ثبوت پر مبنی ہیں تو جب ثبوت کا حال معلوم ہوگیا تو یہ تین چار سوال خود بخود ختم ہوگئے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

قربانی اور عقیقہ کے مسائل ج1ص 438

محدث فتویٰ